

وَأَمَّا الزَّكَاةُ فَقَدْ عَتَادَ أَهْلُ هَذِهِ الْبِلَادِ إِخْرَاجَ الزَّكَاةِ فِي شَهْرِ رَجَبٍ، وَلَا أَصْلَ لِدُذَلِكَ فِي السُّنَّةِ، وَلَا عُرِفَ عَنْ أَحَدٍ مِنَ السَّلَفِ.

”زکوٰۃ کے بارے میں ان علاقوں کے لوگوں کی عادت یہ ہے کہ وہ رجب کے مہینے میں زکوٰۃ نکالتے ہیں۔ اس طریقہ کار کی کوئی دلیل سنت نبوی میں نہیں، نہ اسلاف امت میں سے کسی سے یہ منقول ہے۔“ (لطائف المعارف، ص: 120)

سوال (۳): ممنوعہ اوقات میں کوئی نماز پڑھی جاسکتی ہے؟

جواب: تحیۃ المسجد، تحیۃ الوضوء، نماز طواف، اور نماز کسوف ایسی نمازیں ہیں، جو ایک سبب کے تحت ادا کی جاتی ہیں، ان نمازوں کی ادائیگی ممنوعہ اوقات میں جائز ہے۔ سبھی نمازیں نہی کے عمومی حکم سے مستثنیٰ ہیں۔ مثال کے طور پر مسجد میں داخل ہونا تحیۃ المسجد کا سبب ہے، یعنی یہ سبھی نماز ہے، لہذا اسے ممنوع وقتوں میں بھی ادا کیا جاسکتا ہے۔ خطبہ جمعہ کے آغاز سے پہلے جتنی مرضی نفل نماز پڑھیں، لیکن جب امام خطبہ شروع کر دے، تو نماز ختم کر کے خطبہ سماعت کرنے کا حکم ہے۔ لیکن دوران خطبہ آنے والا شخص مسجد میں داخل ہونے پر اس ممنوع وقت میں بھی دو رکعتیں ادا کر کے بیٹھے گا، جیسا کہ سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

«إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَقَدْ خَرَجَ الْإِمَامُ، فَلْيُصَلِّ رَكَعَتَيْنِ».

”جب تم میں سے کوئی شخص جمعہ کے دن (مسجد میں) آئے اور امام (خطبہ کے لیے) نکل آیا ہو، تو وہ دو رکعتیں پڑھے (پھر خطبہ سننے بیٹھے)۔“

(صحیح البخاری: 1166، صحیح مسلم: 875)

شارح مسلم، حافظ نووی رحمہ اللہ ان احادیث کے عموم کے متعلق لکھتے ہیں:

وَالْمُسْتَنْبَطُ مِنْ هَذِهِ الْأَحَادِيثِ أَنَّ تَحِيَّةَ الْمَسْجِدِ لَا تُتْرَكُ فِي أَوْقَاتِ النَّهْيِ عَنِ الصَّلَاةِ، وَأَنَّهَا ذَاتُ سَبَبٍ، تَبَاحُ فِي كُلِّ وَقْتٍ، وَيَلْحَقُ بِهَا كُلُّ ذَوَاتِ الْأَسْبَابِ، كَقَضَاءِ الْفَائِتَةِ .

”ان احادیث سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ تحیۃ المسجد کو نماز کے ممنوعہ اوقات میں بھی نہیں چھوڑا جائے گا۔ یہ سبھی نماز ہے، جو ہر وقت جائز ہے۔ یہی حال باقی تمام سببی نمازوں کا ہے، جیسا کہ (عذر شرعی کے باعث) فوت ہو جانے والی نماز کی قضائی۔“

(شرح صحیح مسلم: 164/6)

❀ فقیر امت، سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبَلَالٍ، عِنْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ: «يَا بَلَالُ! حَدِّثْنِي بِأَرْجَى عَمَلٍ عَمَلْتَهُ فِي الْإِسْلَامِ، فَإِنِّي سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلِكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ»، قَالَ: مَا عَمَلْتُ عَمَلًا أَرْجَى عِنْدِي أَنِّي لَمْ أَتَطَهَّرْ طَهُورًا، فِي سَاعَةِ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ، إِلَّا صَلَّيْتُ بِذَلِكَ الطَّهُورِ مَا كُتِبَ لِي أَنْ أَصَلِّيَ .

”نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر کے وقت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: بلال! مجھے وہ عمل بتائیے کہ اسلام لانے کے بعد جس کے سبب آپ کو رحمت الہی کی سب سے زیادہ امید ہو۔ میں نے جنت میں اپنے آگے آپ کے جوتوں کی چاپ سنی ہے۔ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: مجھے رحمت الہی کی سب سے زیادہ امید اس عمل سے ہے کہ میں نے دن یا رات، جس بھی وقت میں وضو کیا ہے، اس کے ساتھ جتنی مقدر میں تھی، اتنی نماز ضرور ادا کی ہے۔“

(صحیح البخاری: 1149، صحیح مسلم: 2458)

حافظ نووی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کے فوائد ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

وَفِيهِ فَضِيلَةُ الصَّلَاةِ عَقِبَ الْوُضُوءِ، وَأَنَّهَا سُنَّةٌ، وَأَنَّهَا تَبَاحٌ فِي أَوْقَاتِ النَّهْيِ؛ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ، وَاسْتِوَائِهَا، وَغُرُوبِهَا، وَبَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَالْعَصْرِ، لِأَنَّهَا ذَاتُ سَبَبٍ، وَهَذَا مَذْهَبُنَا.

”اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ وضو کے بعد نماز (تحیۃ الوضو) کی ادائیگی فضیلت والا عمل ہے، یہ سنت نبوی ہے اور ممنوعہ اوقات میں، مثلاً طلوع آفتاب، زوال آفتاب، غروب آفتاب اور فجر و عصر کی نماز کے بعد بھی پڑھی جاسکتی ہے، کیونکہ یہ سببی نماز ہے۔ یہی ہمارا مذہب ہے۔“ (شرح صحیح مسلم: 13/16)

❁ سیدنا ابوقادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

«إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ، فَلْيَرْكَعْ رَكَعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ».

”جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو، تو وہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں ادا کرے۔“

(صحیح البخاری: 444، صحیح مسلم: 714)

❁ سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ! [أَوْ] يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ! إِنْ وَلَّيْتُمْ مِّنْ هَذَا الْأَمْرِ شَيْئًا، فَلَا تَمْنَعُوا أَحَدًا طَافَ بِهَذَا الْبَيْتِ، وَصَلَّى أَيْ سَاعَةً شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ.

”اے بنو عبد المطلب (یا فرمایا: اے بنو عبد مناف! اگر تمہیں اس معاملے (بیت اللہ کے انتظام) میں سے کچھ سوچ دیا جائے، تو کسی کو اس کا طواف کرنے اور دن یا رات کے کسی بھی وقت میں نماز پڑھنے سے منع نہ کرنا۔“

(مسند الحمیدی: 561، سنن النسائی: 852، 2924، وسندہ صحیح، المعجم الكبير

للطبرانی: 128/11، ح: 11359، وسندہ حسن)

اس حدیث کو امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ نے (1280، 2747) ”صحیح“ کہا ہے۔

✽ کسوف و خسوف کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

«فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَٰلِكَ، فَادْعُوا اللَّهَ، وَكَبِّرُوا، وَصَلُّوا، وَتَصَدَّقُوا».

”جب تم یہ معاملہ دیکھو، تو اللہ سے دُعا کرو، اس کی کبریائی بیان کرو، نماز پڑھو اور

صدقہ کرو۔“ (صحیح البخاری: 1044، صحیح مسلم: 901)

ان تمام احادیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ سببی نمازیں اوقاتِ ممنوعہ میں بھی ادا کی جا

سکتی ہیں۔

سوال (۴): کیا جنبی مرد اور حائضہ عورت میت کو غسل دے سکتے ہیں؟

جواب: آدمی حالتِ جنابت اور عورت حالتِ حیض میں میت کو غسل دے سکتے

ہیں، کیونکہ وہ دونوں نجس نہیں ہوتے، جیسا کہ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ جنبی تھے تو نبی کریم ﷺ نے

ان سے فرمایا: «إِنَّ الْمُسْلِمَ لَيْسَ بِنَجَسٍ».

”مسلمان نجس نہیں ہوتا۔“ (صحیح مسلم: 372، مسند أبي عوانة: 777، واللفظ له)

ایک دن نبی کریم ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے، تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: عائشہ!

مجھے کپڑا تو پکڑا دیں۔ سیدہ نے عرض کی: میں حائضہ ہوں۔ اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

«إِنَّ حَيْضَتَكَ لَيْسَتْ فِي يَدِكَ».

”آپ کا حیض آپ کے ہاتھ میں تو نہیں ہے۔“ (صحیح مسلم: 299)

ثابت ہوا کہ جنبی اور حائضہ کا بدن نجس نہیں، بلکہ پاک ہوتا ہے۔ غسلِ میت سے

مقصود میت کی صفائی ستھرائی ہے۔ وہ جنبی اور حائضہ سے بھی حاصل ہو سکتا ہے۔

امام، ابراہیم بن یزید، نخعی، تابعی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

میری والدہ نے مجھے کبیر تابعی، علقمہ بن قیس رحمہ اللہ کے پاس بھیجا، تاکہ میں ان سے یہ